کیپٹن محمد جاوید اختر شہید مرتب: ڈاکٹر قاری حافظ فیوض الرحمن

صفحات: ۲۱۴ ناشر: طیب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔

پاکستان کے عظیم سپوت کیپٹن محمد جاوید اختر شہید جنھوں نے دفاع وطن کی خاطر دنیا کے بلند ترین محاذ جنگ سیاچین میں جام شہادت نوش کیا۔ آپ ایک نہایت جری بہادر اور جفاکش فوجی جوان تھے۔ اور اپنی جرات وشجاعت و مہم جوئی کی بدولت کئی انعامات اور شیلڈز حاصل کئے تھے۔ سیاچین میں ڈیوٹی اور فرائض منصبی انجام دینے کے دوران آپکو چند سپاہ کے ساتھ نوید پوسٹ سے زمینی رابطے کے سلسلے میں ۲۲ ہزار فٹ بلندی پر دشمن کی فوری ناکہ بندی کی مہم سونپی گئی۔ یہ کئی دنوں کی خطرناک مسافت تھی جسے وہ بڑی بہادری اور بے جگری سے طے کرتے جارہے تھے کہ ۱۸ رمضان ۱۴۰۹ ہجری بمطابق ۲۵ اپریل ۱۹۸۹ء کو ۱۸ ہزار فٹ کی بلندی پر افطاری اور مغرب کی نماز ادا کرنے کیلئے رکے ابھی نماز سے فارغ ہوکر دشمن کیخلاف منصوبہ بنا ہی رہے تھے کہ اوپر سے ایک برفانی تودہ آگرا جس سے وہ اپنے دیگر چار ساتھیوں سمیت شہید ہوگئے اور انکی لاشیں آج تک نہیں ملیں۔

ہمارے مخدوم جناب قاری فیوض الرحمن صاحب جنکو اللہ تعالیٰ نے تصنیف وتالیف، سوانح نگاری اور تذکرہ نویسی کا اعلیٰ ذوق عطا فرمایا ہے۔ نے شہید موصوف کے متعلق مختلف حضرات کے ایمانی حرارت سے بھرپور تاثرات اور جہادی جذبے سے سرشار احساسات جمع کرکے ایک دلکش گلدستہ کی صورت میں قوم کے سامنے پیش کیے ہیں۔ کتاب ظاہری حسن اور خوبی کے ساتھ معنوی جاذبیت سے بھی مملو ہے اور ہر ایک مضمون پڑھتے وقت قاری ایک وجدانی کیفیت سے سرشار ہوجاتا ہے۔

کیا نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت ہے؟ مولف: مفتی ولی درویش

صفحات، ۱۵۰۔ قیمت درج نہیں۔ ناشر: اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵

یہ مختصر رسالہ درحقیقت ایک غیر مقلد خاکی جان کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ جنھوں نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کو سنت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ لوگ یعنی عامۃ المسلمین جو نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے ان پر بے جا اعتراضات کیے ہیں۔ چنانچہ مفتی محمد ولی صاحب درویش استاد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نے ان کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا ہے۔ اس وجہ سے کتاب میں مناظرانہ رنگ نمایاں ہے۔ اس رسالے کے مطالعہ کے بعد امید ہے کہ غیر مقلدین حضرات اپنی ہٹ دھرمیوں کو چھوڑ کر اس دور افتراق و انتشار میں امت کے اتحاد کو مزید پارہ پارہ کرنے کی مذموم جسارت سے باز آجائینگے۔ (م۔ا۔ف)

۸۴۴